پرامن ریاست مدینہ کے قیام میں میثاقِ مدینہ کا کردار اور اہمیت

The Role and Importance of the Treaty of Medina in Establishing a Peaceful State of Medina

Ajmal Ali
Ph.D Scholar, The University of Lahore
ajmal.azad@gmail.com
Dr. Ali Akbar Al-Azhari
Associate Professor, Lahore Garrison University. (Former HOD), Department of Islamic Studies, University of Lahore
drazhari@gmail.com

ABSTRACT

The Holy Prophet Muhammad (PBUH) established several treaties to promote peace and good relations with neighboring tribes and countries of the Islamic State of Medina, notably the Treaty of Medina. This landmark agreement integrated Jews and Muslims into a unified community, recognizing the Prophet (PBUH) as their leader and committing to his decisions in disputes. It included a mutual defense pact and was founded on progressive principles of citizenship and the rule of law, ensuring individual rights and equality before the law.

The Treaty of Medina marked the first comprehensive legal framework in history, fostering a multicultural society characterized by moderation, tolerance, and respect for human dignity. This document is essential for understanding the humanitarian dimensions of the Prophet's treaties, promoting human values and coexistence, and advocating for harmony among diverse nations, countering the idea of a "clash of civilizations.".

Keywords: Peace, Treaties, Treaty, state, Medina, tolerance, human rights.

تعارف

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کے لیے سرزمینِ مدینہ کا انتخاب کیا جس کا محل و قوع جزیرہ نمائے عرب کے مغربی حصہ سے شروع ہو کر مکہ مکرمہ کے شمال تک جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ریاستِ مدینہ کے قیام کے لیے ایک ایسی موزوں ترین اور بہترین جگہ کی تلاش میں تھے جو اسلام کی دعوت و نفاذ کے لیے ہر لحاظ سے افادہ رساں ہو۔ آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک زمین کی طرف ہجرت فرمائی، وہ زمین یثرب (مدینہ) تھی(1)۔ مدینہ

(1) بخاري، أبو عبد الله محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، بيروت، لبنان: دار ابن كثير، 1987ء، (1326/3)، رقم الحديث: 3425.

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

کی زمین زرعی لحاظ سے زرخیز ترین تھی اور تجارت کے حوالے سے بھی مکہ سے کہیں زیادہ مناسب تھی۔ یہ شام اور یمن کے مابین تجارتی راستے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ مدینہ کی سرزمین جغرافیائی اعتبار سے بھی انتہائی مناسب تھی، مدینہ کے اردگرد پہاڑ اور وادیاں ہونے کی بہ دولت یہ سرزمین فطرتی تحفظ کے حصار میں تھی۔ یہاں پانی بھی وافر موجود تھا جس کی بہ دولت یہاں کی زمین زرخیز تھی(1)۔ مدینہ منورہ کے لوگ مہمان نوازی، تواضع اور کشادہ روئی میں ضرب المثل تھے۔ اس لیے انہوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین کا شاندار اور پرتپاک استقبال کیا بلکہ اُن کی فیاضانہ کفالت کا ذمہ بھی اٹھایا، ان کی حمایت اور انہیں تحفظ دیا اور ان کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارنے پر آمادہ ہوئے۔ یہ وہ تمام عوامل تھے جنہوں نے ریاست کی تشکیل اور معاشی و اقتصادی استقرار و استحکام قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

آپ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو یہاں پر قبائلی نظام مروج تھا۔ عرب اوس و خزرج کے بارہ قبائل میں بٹے ہوئے تھے اور یہودی بنو نضیر اور بنو قریظہ کے دس قبائل میں۔ ان میں باہم نسلوں سے لڑائی جھگڑے چلے آرہے تھے۔ اس داخلی انتشار کے علاوہ مشرکین مکہ کی عداوت و جارحیت بدستور قائم تھی۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے ان حالات کے پیش نظر مدینہ منورہ تشریف لاتے ہی قیام امن کے لئے فکر فرمائی اور ہجرت کے چند ہی ماہ بعد ایک ایسی دستاویز مرتب فرمائی، جسے مدینہ کے تمام لوگوں نے تسلیم کیا۔ یہ دستاویز میثاقِ مدینہ کے نام سے معروف ہوئی۔ اس دستاویز کی 63 دفعات ہیں۔ اس دستاویز کے ذریعے داخلی طور پر موجود انتشار ختم ہوا اور قیام امن کی نئی راہ کھلی۔ اسی دستاویز میں خارجی جارحیت کی صورت میں تمام فریقوں کی جانب سے متحدہ مدافعت کا معاہدہ کیا گیا۔ اس میں اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ یثرب کا علاقہ محترم رہے گا، اور یوں مدینہ کو حرم کا درجہ مل گیا۔ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بھی دستاویز میں تحریر کیا گیا کہ پڑوسی کی جان کو اپنی جان کی مانند سمجھا جائے گا، اسے نہ کوئی ضرر پہنچنا چاہیے اور نہ اس کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا چاہیے۔ اس دستاویز کی ایک اہم شق یہ تھی کہ اس معاہدے کے شرکاء کے خلاف جو بھی جنگ کرے گا تو وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ایک دوسرے کی خیر خواہی پر کاربند رہیں گے۔ ان کا شیوہ وفاداری ہوگا نہ کہ عہد شکنی۔ یوں ہجرت مدینہ کے بعد یہ پہلی دستاویز میثاقِ مدینہ کے نام سے جانی گئی اور یہ امن کا دستور اولین ہے۔

---

(1) الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير، (310هـ) تاريخ الأمم و الملوك (تاريخ طبرى)، دار الكتب العلمية، بيروت، (308/2).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

بعثت محمدی سے پہلے معاہدات تو ہوتے تھے لیکن کوئی دستور موجود نہیں تھا۔ میثاق مدینہ نہ صرف دنیاکا پہلا تحریری دستور ہونے کے ناطے امتیازی حیثیت کا حامل ہے بلکہ اپنے نفس مضمون اور مافیہ کے اعتبار سے قیامِ اَمن کے لیے ایک اَعلیٰ ترین کاوش بھی ہے۔

شہر مدینہ کی حرمت بر قرار رکھنے کے لئے اگر خون بھی بہانا پڑے تو اس معاہدے کی رو سے تمام فریق اس بات کے پابند ہوگئے کہ وہ اس سے گریز نہیں کریں گے۔ سیاسی لحاظ سے اس دستور نے مدینہ طیبہ کی حدود میں قیام پذیر اقوام کو اختلاف مذاہب کے باوجود ایک وحدت قرار دیا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

اصل میں یہ شہر مدینہ کو پہلی دفعہ شہری مملکت قرار دینااور اس کے انتظام کا دستور مرتب کرنا تھا(1)۔

عرب سیرت نگار محمد حسین ہیکل کے بقول:

یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت رسول اکرم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرے میں قائم فرمایا، جس سے شرکائے معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کے اپنے اپنے عقیدہ و مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا اور انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی(2)۔

میثاق مدینہ ایک ایسا معاہدہ تھا جو تحریری طور پر حضور نبی اکرم ﷺ اور مدینہ کے کفار قبائل کے مابین طے پایا۔ اِس معاہدے کی رُو سے مسلمان اور یہودِ مدینہ اُمت واحدہ قرار پاگئے تھے یعنی ایک دوسرے کے محافظ بن گئے۔

اِس 'صحیفہ' کے افتتاحی الفاظ ملاحظہ ہوں:

هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمّدٍ النّبِيّ رسول الله ﷺ، بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ و أهلِ يَثْرِب، وَمَنْ تَبِعَهُمْ فَلَحِقَ بِهِمْ، فحَلَّ مَعَهُمْ، وَجَاهَدَ مَعَهُمْ، إنّهُمْ أُمّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُونِ النّاسِ(3).

---

(1) حمید اللہ، ڈاکٹر، (2002ء) عہد نبوی میں نظام حکمرانی، اکیڈمک آفسٹ پریس، آرام باغ روڈ کراچی، 1987ء، (81)

(2) محمد حسین ہیکل، حیات محمد ﷺ، مترجم: ابویحیی امام خان، دہلی، ترکمان گیٹ، تاج کمپنی، 1988ء، (353)

(3) حميدبن زنجويه، أبو أحمد حميدبن مخلدبن قتيبةبن عبدالله الخرساني (251هـ) كتاب الأموال، السعودية، مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية، 1406هـ (466/2)، رقم الحديث: 750؛ أبو عبيد، القاسم بن سلام (224هـ)، كتاب الأموال، بيروت، لبنان: دار الفكر، 1408هـ، (166/1)، رقم الحديث: 328.

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

یہ اللہ کے نبی اور رسول محمد ﷺ کی طرف سے دستوری تحریر (ودستاویز) ہے۔ یہ معاہدہ مسلمانانِ قریش اور اَہلِ یثرب اور ان لوگوں کے مابین ہے جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں۔ یہ سب مل کر بقیہ لوگوں کے سوا ایک ہی اُمت ہیں۔

امام ابن اِسحاق نے اس معاہدہ کی تفصیل یوں بیان کی ہے:

كتب رسول الله ﷺ كتابًا بين المهاجرين والأنصار، وَادعَ فيه يهود وعاهدهم، وأقرهم على دينهم وأموالهم، وشرطلهم، واشترط عليهم[1].

رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور اَنصار کے درمیان ایک معاہدہ لکھا، اور یہود کو بھی اِس معاہدۂ مصالحت میں شریک کیا اور اُنہیں (باقاعدہ) فریقِ معاہدہ بنایا؛ اور اُنہیں اُن کے دین اور کاروبار و اَموال (کی آزادی) پر برقرار رکھا۔ اور اُن کی کچھ شرائط مانیں اور بعض شرائط کا انہیں پابند کیا۔

1۔ میثاق مدینہ سیاست نبوی ﷺ کا شاہکار

میثاق مدینہ رسول اللہ ﷺ کی سیاسی بصیرت اور حسن تدبر کا مثالی شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ رواداری، امن و سلامتی اور عدل و انصاف کے ہر جوہر سے مزین ہے۔ یہ وہ تاریخی معاہدہ ہے جس کی بدولت خاتم النبیین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرے میں قائم کیا، جس سے شرکائے معاہدہ میں ہر گروہ اور فرد کو ان کے عقیدہ و مذہب پر فلسفہ عدل و انصاف کی بنا پر آزادی اور حصول انصاف کا حق حاصل ہوا۔ انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی، یہ تاریخ ساز دستاویز اور اس کی دفعات اپنی حقیقت اور عملیت پر آپ گواہ ہیں امن و سلامتی حریت اور عدل و انصاف کا ہر جوہر اس میں موجود ہے[2]۔

([1]) ابن هشام، أبو محمد عبد الملك الحميري (213ھ)، السيرة النبوية، بيروت، لبنان: دار الجيل، 1411ھ (497/2)؛ و ابن كثير، إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي، أبو الفداء، (774ھ)، البداية والنهاية، بيروت، لبنان، مكتبة المعارف، (224/3).

([2]) محمد ثانی، ڈاکٹر، محسن انسانیت اور انسانی حقوق، کراچی، دارالاشاعت، 1999ء، (145)

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

اس معاہدے کی مختلف دفعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر معاملے میں آپ ﷺ کی شخصیت کو ہی آخری حیثیت دی گئی۔ اس دستاویز میں ایک دفعہ لفظ دین بھی پڑھا گیا ہے۔ اس لفظ میں بیک وقت مذہب اور حکومت دونوں کا مفہوم پایا جاتا ہے اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ اس پیش نظر رکھے بغیر مذہب اسلام اور سیاست اسلام کو اچھی طرح سمجھا نہیں جا سکتا[1]۔

محمد حسین ہیکل کے خیال میں یہ تحریری معاہدہ ہے جس کی رو سے حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ معاشرہ انسانی میں قائم کیا جس سے شرکائے معاہدے میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل ہوا، انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی، اموال کے تحفظ کی ضمانت مل گئی، ارتکاب جرم پر گرفت اور مواخذہ نے دباؤ ڈالا اور معاہدین کی یہ بستی (شہر مدینہ) اس میں رہنے والوں کے لیے امن کا گہوارہ بن گئی[2]۔

اس معاہدے کے مستند ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ پوری عبارت میں کئی بھی ایسی شق نہیں جو اسلام کی پالیسی یا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہو۔ مزید برآں، یہ ایک مسلسل اور مربوط عبارت ہے جو ظاہر کرتی کہ اس کا مصنف ایک ہی تھا۔

2۔ ریاست مدینہ کی تشکیل میں میثاق مدینہ کا سیاسی و انتظامی کردار

جان بیک المعروف گلپ پاشا میثاق مدینہ کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مسلمانوں اور یہودیوں کے باہمی معاہدے کی اقتباسات اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہیں کہ کس طرح مدینہ آتے ہی پیغمبر اسلام کی ذات گرامی مقامی سیاست، انتظام مملکت اور انصاف کے معاملات میں گھر گئی تھی، ایک قابل سربراہ کے لیے جس کی اپنی جماعت روبہ ترقی ہو اور اس کے ارکان میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہو، یہ بات ناگزیر ہو جاتی ہے کہ وہ ان امور پر توجہ دے جو معاشرت، معیشت اور انصاف کے لیے ضروری ہیں[3]۔

مستشرق Torandrace اسلام میں میثاق مدینہ کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

---

(1) حمید اللہ، عہد نبوی میں نظام حکمرانی، (52)

(2) محمد حسین ہیکل، حیات محمد ﷺ، (227)

(3) گلپ پاشا، محمد رسول اللہ، کراچی، سٹیزن پبلشرز، (198)

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

مدینہ کے امت کے قوانین کسی دینی حکومت کے دستور کی وہ پہلی دستاویز ہیں جس نے بتدریج اسلام کو ایک عالمی مملکت اور عالمی دین بنادیا[1]۔

ذیل میں میثاقِ مدینہ کی اہم شقوں کا جائزہ پیش کیا جاتے ہے۔ جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گی کہ پر امن ریاست مدینہ کی تشکیل میں میثاقِ مدینہ نے اہم کردار ادا کیا:

(1) مدینہ میں رہنے والے تمام افراد کو اُمت واحدہ (ایک قوم) قرار دیا گیا

اس تحریری دستاویز کی ابتداء میں ہی حضور ﷺ نے قریش اور اَہلِ یثرب کے مومنین و مسلمین کے ساتھ اَہلِ کتاب (یہود) میں سے مسلمانوں کے حلیف اور اتحادی بننے والے قبائل کو بھی شاملِ مصالحت فرمایا۔ اور یوں دفاعِ مدینہ کا ایک مکمل چارٹر تیار ہوا جس میں امن و امان اور صلح و سلامتی کو بنیادی اور مرکزی عنصر تسلیم کیا گیا۔ ان یہودی قبائل نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کا عہد بھی کیا تھا۔ ان تمام مہاجرین و اَنصار اور یہودِ یثرب کو ملا کر حضور ﷺ نے 'ایک اُمت' یعنی ایک اجتماعی وحدت اور قوم کی تشکیل فرمائی اور صراحت کے ساتھ اعلان فرمایا:

إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ(2).

بقیہ لوگوں کو چھوڑ کر یہ سب ایک قوم ہیں۔

اس دستاویز میں تمام اتحادیوں کو امت واحدہ قرار دے کر آقا ﷺ نے لوگوں کو یہ درس دیا کہ ہر وہ قبیلہ یا فرقہ جو امن کا داعی اور صلح و سلامتی پر یقین رکھتا ہے وہ بنیادی طور پر ایک گروہ اور امت ہے۔ آپ ﷺ نے کفار و مشرکینِ مکہ اور اس معاہدۂ صلح واِتحاد میں شریک نہ ہونے والوں کو اُمۃٌ واحدۃٌ سے نکال دیا۔

یہاں یہ بات بھی مد نظر رہنی چاہیے کہ اِس فرمانِ نبوی کا مسلمانوں کے 'اُمتِ مسلمہ' ہونے کے تصور سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ اِس لیے کہ جب مسلمانوں کو 'ایک اُمت' قرار دیا گیا تو وہ دینی، ملّی اور اِعتقادی اِعتبار سے تھا، اور جب

---

[1] Torandrae, Mohammad the man and his faith, new york, 1960, (36)

(2) حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (466/2)، رقم الحديث: 750؛ أبو عبيد، كتاب الأموال، (166/1)، رقم الحديث: 328؛ وابن هشام، السيرة النبوية، (497/2)؛ وابن كثير، البداية والنهاية، (224/3).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

'میثاقِ مدینہ' کے ذریعے حضور ﷺ نے مسلمانوں اور یہود کو ملا کر ایک 'اُمت (جماعت)' کا حصہ بنایا تو اس کا معنی سیاسی، سماجی اور دفاعی اجتماعیت اور وحدت تھا۔

(2) صلح پسند لوگوں کی انفرادی طور پر حوصلہ افزائی

امن اور صلح پسندی اسلام اور پیغمبر اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ہمیشہ شامل رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہجرت مدینہ کے بعد سب سے پہلے وجود میں آنے والی تحریری دستاویز میں ہر صلح پسند قبیلے اور گروہ کو اس کی صلح پسندی اور مصالحت کی وجہ سے 'امت واحدہ' میں پرو دیا۔

یوں امن کے فروغ اور صلح پسند لوگوں کی حوصلہ افزائی کا بھی رسول اللہ ﷺ نے خاص اہتمام فرمایا۔ آپ ﷺ نے 'اُمتِ واحدہ' میں شریک قبائل کے نام گنوائے اور انہیں اپنے اپنے دین اور روایات پر برقرار رکھتے ہوئے اَحکام صادِر فرمائے۔ آپ ﷺ کے اس اقدام سے تمام صلح پسند لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اِس ضمن میں آپ ﷺ کے اگلے کلمات وارشادات ملاحظہ ہوں:

«الْمُهَاجِرُونَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ بَيْنَهُمْ، وَهُمْ يَفْدُونَ عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

قریش میں سے ہجرت کر کے آنے والے اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور اپنے خون بہا باہم مل کر ادا کیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل واِنصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو عَوْفٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَى، كُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو عوف اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل واِنصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو الْحَارِثِ (بْنِ الْخَزْرَجِ) عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو حارث بن خزرج اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل واِنصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

«وَبَنُو سَاعِدَةَ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو ساعدہ اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل وانصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو جُشَمٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو جشم اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل وانصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو النَّجَّارِ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو نجار اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل وانصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو عمرو بن عوف اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل وانصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو النَّبِيتِ عَلَى رِبْعَتِهِمْ، يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»

اور بنو نبیت اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل وانصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

«وَبَنُو الأَوْسِ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الأُولَى، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ»(1).

اور بنو اَوس اپنے محلے پر (ذِمّہ دار) ہوں گے اور حسبِ سابق اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے اور مومنوں کے درمیان باہمی نیکی اور عدل واِنصاف کے ساتھ اپنے قیدی کو خود فدیہ دے کر چھڑائیں گے۔

ان کلمات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہر ایک قبیلے کا نام لیا اور ان کے ناموں کو دستاویز میں تحریراً شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا باقاعدہ اعلان فرمایا۔ اس صورت میں جو قبیلے اس معاہدے اور میثاق میں شامل نہ ہو سکے ان کی نشاندہی ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں صلح کی رغبت بھی پیدا ہوئی۔ یوں میثاق مدینہ جو کہ مکمل طور پر امن کے فروغ کے لیے کیا جانے والا معاہدہ تھا، اس معاہدے کی اس شق سے بھی امن پسندی کا درس ملا۔ دوسرے قبائل کو بھی اس عمل سے ترغیب ملی اور بعد میں یہود کے مزید پانچ قبائل بھی میثاقِ مدینہ کا حصہ بنے ان قبائل میں بنو نجار، بنی حارث بنی جشم، بنی ساعدہ اور اوس شامل ہیں۔ نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان قبائل کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی اور ان کے ناموں کو بھی دستاویز میں شامل کر دیا۔ یوں یہ معاہدہ امن وامان کے فروغ کے لیے پیش رفت ثابت ہوا۔

(3) قیام امن کے لیے ظلم، گناہ اور فساد کے خلاف اجتماعی مزاحمت کی جائے گی

قیامِ اَمن کے لیے ہر طرح کے ظلم و گناہ اور فساد کے خلاف مشترکہ کارروائی کی جائے گی۔ میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 16 کی رو سے یہ طے پایا کہ یہ کارروائی مشترکہ اور اجتماعی طور پر کی جائے گی۔ اس آرٹیکل کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

«وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ عَلَى مَنْ بَغَى مِنْهُمْ أَوِ ابْتَغَى دَسِيعَةَ ظُلْمٍ أَوْ إِثْمٍ أَوْ عُدْوَانٍ أَوْ فَسَادٍ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ. وَإِنَّ أَيْدِيَهُمْ عَلَيْهِ جَمِيعًا وَلَوْ كَانَ وَلَدَ أَحَدِهِمْ»(2)

اور متقی ایمان والوں کے ہاتھ ان میں سے ہر اس شخص کے خلاف اٹھیں گے جو سرکشی کرے یا استحصال بالجبر کرنا چاہے یا گناہ یا تعدی کا ارتکاب کرے، یا پر امن شہریوں (مومنوں) میں فساد پھیلانا چاہے اور ایسے شخص کے خلاف سب مل کر اٹھیں گے، خواہ وہ ان میں سے کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

---

(1) أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (260-261)، رقم الحديث: 518؛ حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (467/2)، رقم الحديث: 750؛ ابن هشام، السيرة النبوية، (32/3–33).

(2) أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (262)، رقم الحديث: 518؛ حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (468/2)، رقم الحديث: 750؛ ابن هشام، السيرة النبوية، (33/3)، ابن كثير، البداية والنهاية، (225/3).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

ظلم، گناہ اور فساد امن کے متضاد ہیں۔ جہاں سے فساد ہو گا وہاں امن ناپید ہو گا۔ اس لیے قیام امن اور امان و سلامتی کے ماحول کو ترقی دینے کے لیے میثاق میں یہ آرٹیکل رکھا گیا کہ اگر کہیں پر امن کو خراب کرنے کی کوئی کوشش کی گئی تو اس کے خلاف اجتماعی کارروائی کر کے امن کو بحال کیا جائے گا۔

(4) معاہدہ میں شریک تمام فریق جانی حفاظت کے حق میں برابر ہیں

برابری کا حق وہ بنیادی حق ہے جس کی دستیابی سے یہود میں پیدا ہونے والے بہت سے خدشات نے سر اٹھانے سے پہلے ہی دم توڑ دیا۔ اس میثاق میں یہ طے کیا گیا کہ معاہدہ میں شریک تمام فریق جانی حفاظت کے حق میں برابر ہیں۔ میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 20 کے مطابق یہ طے پا گیا تھا کہ مدینہ کی یہود آبادی کی جانی حفاظت کا حق بھی اتنا ہی ہے جتنا مسلمانوں کا ہے یعنی کسی کی زندگی کا حق دوسرے سے کم نہیں۔ آرٹیکل نمبر 20:

«وَإِنَّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُودَ فَإِنَّ لَهُ النَّصْرَ وَالْأُسْوَةَ غَيْرَ مَظْلُومِينَ وَلَا مُتَنَاصِرِينَ عَلَيْهِمْ»(1).

اور یہودیوں میں سے جو ہماری (ریاست مدینہ کی) اتباع کرے گا اسے مدد اور مساوات حاصل ہو گی، جب تک وہ اہل ایمان پر ظلم کا مرتکب نہ ہو یا ان کے خلاف (کسی مخالف کی) مدد نہ کرے۔

میثاقِ مدینہ کے اس آرٹیکل نے یہودی قبائل میں تحفظ کا احساس پیدا کیا۔ جانی حفاظت میں برابری کے اس حق نے قیام امن اہم کردار ادا کیا۔

(5) مذہبی آزادی کی ضمانت

میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 30 کی رُو سے ہر فرد کو مذہبی آزادی حاصل تھی اور اسے مکمل اختیار تھا کہ وہ اپنی مرضی کا مذہب اپنا سکے۔ فی زمانہ فتنہ و فساد اور شر انگیزی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص دوسرے مذہب کے پیروکاروں کو قبول کرنے کو تیار نہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ جنگ و جدال کا شکار نظر آتا ہے کیوں کہ مذاہب کے پیروکاروں کے مابین مخاصمت جاری رہتی ہے۔ میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 30 نے ہر فرد کو مذہبی آزادی کا حق دیا۔

«لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ وَلِلْمُسْلِمِيْنِ دِينُهُمْ، مَوَالِيهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ، فَإِنَّهُ لا

(1) أيضًا.

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

يُوتِغُ إِلَّا نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ»(1).

یہودیوں کے لئے ان کا دین ہے اور مسلمانوں کے لئے اپنا دین ہے خواہ ان کے موالی ہوں یا وہ بذات خود ہوں، ہاں جو ظلم یا عہد شکنی کا ارتکاب کرے تو اس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔

مذہبی آزادی کا حق میثاقِ مدینہ میں شامل ایک اہم آرٹیکل تھا۔ اس آرٹیکل کی رو سے معاہدے میں شامل تمام قبائل کو مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی۔ مذہبی آزادی کا حق فراہم کر کے گویا امن ہی کو فروغ دیا گیا۔

(6) باہمی صلح ومشاورت

میثاق مدینہ کے آرٹیکل نمبر 46 کے ذریعے طے پایا گیا کہ فریقین باہمی صلح ومشاورت کے پابند ہوں گے۔

«وَإِنَّ بَيْنَهُمْ النُّصْحَ وَالنَّصِيحَةَ وَالْبِرَّ دُونَ الْإِثْمِ»(2).

اور ان میں باہم حسن مشورہ اور بہی خواہی ہو گی، اور وفا شعاری ہو گی نہ کہ عہد شکنی۔

کسی بھی معاہدہ کا یہ حسن ہوتا ہے کہ اس کے signatories معاہدہ کو لانگ ٹرم بنیادوں پر برقرار رکھنے کے لیے آپس میں رابطہ رکھیں اور باہمی صلاح ومشاورت سے مشترکہ دلچسپیوں کے اُمور سرانجام دیے جائیں تاکہ کسی قسم کا تفرقہ وانتشار رُونما نہ ہو اور امن کو فروغ مل سکے۔

(7) عہد شکنی کی مخالفت اور مظلوم کی امداد کا حکم

میثاقِ مدینہ کے فریقین اس بات پر بھی متفق تھے کہ یہ معاہدہ نہیں توڑا جائے گا اور مظلوم کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ آرٹیکل نمبر 47 کے ذریعے پابند کر دیا گیا کہ اس معاہدے کو توڑنے کی مخالفت کی جائے گی تاکہ اَمن بحال رہے۔

«وَإِنَّهُ لَمْ يَأْثَمِ امْرُؤٌ بِحَلِيفِهِ، وَإِنَّ النَّصْرَ لِلْمَظْلُومِ»(3).

---

(1) أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (263)، رقم الحديث: 518؛ حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (469/2)، رقم الحديث:750؛ابن هشام،السيرة النبوية،(34/3)،ابن كثير،البداية والنهاية،(225/3).

(2) أيضًا.

(3) أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (263)، رقم الحديث: 518؛ ابن هشام، السيرة النبوية، (34/3)، ابن كثير، البداية والنهاية،(225/3).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

کوئی فریق یا جماعت اپنے کسی حلیف کی وجہ سے معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گی اور مظلوم کی دادرسی لازماً کی جائے گی۔

اس میثاق میں تمام امور کو بہت ہی واضح انداز میں تحریر کر دیا گیا تھا۔ حتی کہ یہ بات بھی مذکور تھی کہ ایفائے عہد کیا جائے گا اور تمام قبیلے وعدے کی پاسداری کریں گے اور کوئی فریق معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 20 اور پھر آرٹیکل نمبر 47 میں ظلم نہ کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کو بیان کرتا ہے۔

(8) کسی ظالم اور باغی کو اس دستور کی حفاظت میسر نہیں ہو گی

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا کہ اَمن قائم رکھنے لیے ضروری ہے کہ عدل وانصاف کے تمام تقاضے پورے کیے جائیں۔ میثاق مدینہ کے آرٹیکل نمبر 61 کے مطابق طے کیا گیا تھا کہ

«وَإِنَّهُ لَا يَحُولُ هَذَا الْكِتَابُ دُونَ ظَالِمٍ وَآثِمٍ»(1).

اور یہ دستوری دستاویز کسی ظالم یا عہد شکن کو تحفظ فراہم نہیں کرے گی۔

اس سے اگلے آرٹیکل نمبر 62 میں اس کے نتائج بھی بیان کر دیے گئے کہ ظالم اور باغی کے لیے کسی طرح کی رَرو رعایت نہیں ہو گی تو تمام پُراَمن شہریوں کے لیے یقینی امن و حفاظت ہو گی۔

«وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ آمِنٌ وَمَنْ قَعَدَ آمِنٌ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ أَوْ أَثِمَ»(2).

اور جو دفاعی جنگ کو نکلے وہ بھی امن کا مستحق ہو گا اور جو مدینے میں بیٹھ رہے تو وہ بھی امن کا مستحق ہو گا، سوائے اس کے جو ظلم اور قانون شکنی کا مرتکب ہو۔

میثاقِ مدینہ کے آخری آرٹیکل نمبر 63 میں طے کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پُراَمن اور دستور کے پابند شہریوں کے محافظ اور ضامن ہیں یعنی جو اَمن کا خواہاں ہے، اس کے لیے باعث اَمن ہیں۔

«وَإِنَّ اللهَ جَارٌ لِمَنْ بَرَّ وَاتَّقَى وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ»(1).

---

(1) ابن هشام، السيرة النبوية، (35/3)، و أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (264)، رقم الحديث: 518؛ حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (470/2)، رقم الحديث: 750؛ ابن كثير، البداية والنهاية، (226/3).

(2) أيضًا.

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

جو اس دستور کے ساتھ وفا شعار رہے اور نیکی و امن پر کاربند رہے، اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ اس کے محافظ و نگہبان ہیں۔

(9) ہر فریق کے لئے معاہدۂ امن کی پابندی لازمی ہے

جیسا کہ میثاق مدینہ کے آرٹیکل 47 میں بھی ذکر کیا گیا کہ کوئی فریق معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ قیامِ اَمن کے لیے یہ بھی ناگزیر ہوتا ہے کہ ریاست کے تمام عناصر اور stakeholders ذمہ داری کا ثبوت دیں اور اپنا اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 55 کے مطابق اس معاہدہ کے تمام فریقوں پر لازم تھا کہ وہ اِس معاہدۂ امن کی پابندی کریں تا کہ اَمن کو خطرات لاحق نہ ہوں۔

«وَإِذَا دُعُوا إِلَى صُلْحٍ يُصَالِحُونَهُ وَيَلْبَسُونَهُ، فَإِنَّهُمْ يُصَالِحُونَهُ وَيَلْبَسُونَهُ، «وَإِنَّهُمْ إِذَا دَعَوا إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ لَهُمْ مَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ»(2).

اور اگر ان (یہودیوں) کو کسی صلح میں مدعو کیا جائے تو وہ بھی صلح کریں گے اور اس میں شریک رہیں گے اور اگر وہ کسی ایسے ہی امر کے لئے بلائیں تو مومنین کا بھی فریضہ ہو گا کہ ان کے ساتھ ایسا ہی کریں۔

(10) آئینی و ریاستی اَمن پانے والے ہر شخص کی جان حفاظت میں برابر ہو گی

میثاقِ مدینہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے آرٹیکل نمبر 50 کے مطابق یہ طے پا گیا کہ ریاست کے ہر شہری کی جان حفاظت میں برابر ہو گی یعنی کسی سے ناانصافی نہیں ہو گی اور کسی کی زیادتی پر اس سے امتیازی سلوک نہیں روا رکھا جائے گا۔

«وَإِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ»(3).

پناہ گزین سے وہی برتاؤ ہو گا جو اصل (پناہ دہندہ) کے ساتھ، نہ اس کو ضرر پہنچایا جائے گا اور نہ خود وہ عہد شکنی کرے گا۔

---

(1) ابن هشام، السيرة النبوية، (35/3)؛ ابن كثير، البداية والنهاية، (226/3).

(2) ابن هشام، السيرة النبوية، (35/3)؛ ابن كثير، البداية والنهاية، (226/3).

(3) ابن هشام، السيرة النبوية، (34/3)؛ ابن كثير، البداية والنهاية، (225/3).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

عدل وانصاف اور مساوات اَمن قائم رکھنے کے لیے بنیادی آلات ہیں۔ جس معاشرے میں عدل وانصاف نہیں ہو گا اور شہریوں سے امتیازی سلوک برتا جائے گا اُس معاشرے میں کبھی بھی اَمن نہیں پنپ سکتا۔ میثاق مدینہ میں جہاں اجتماعی طور پر قبائل کے جان ومال کی حفاظت کا ذکر ہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر بھی ہر شہری کے جان ومال کی حفاظت کو بھی الگ سے ایک شق میں بیان کیا گیا۔ گویا اجتماعی امن کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر بھی قیام امن کا درس دیا گیا ہے۔

(11) مدینہ منورہ کو دار الامن قرار دیا جانا

میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 49 کے مطابق مدینہ منورہ کو دار الامن قرار دے دیا گیا یعنی ریاست کے مختلف طبقات کے درمیان جنگ اور قتل وغارت گری کی مکمل ممانعت کر دی گئی۔

«وَإِنَّ يَثْرِبَ حَرَامٌ جَوْفُهَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ»(1).

اور یثرب کا جوف (یعنی میدان جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے) اس دستور والوں کے لئے حرم (دار الامن) ہو گا (یعنی یہاں آپس میں جنگ کرنا منع ہو گا)۔

مدینہ کو حرم قرار دے کر حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں آئے روز کی بے مقصد جنگ وجدال کے قلع قمع کا موثر اور مستقل اہتمام کر دیا۔ یوں آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کو امن وسلامتی اور صلح ومصالحت کی ریاست بنا دیا۔

الغرض! میثاقِ مدینہ کی متذکرہ بالا عبارات کی روشنی میں ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ میثاق قیام اَمن کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور اپنی ہمہ جہتی نوعیت ومؤثریت وافادیت کے باعث تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے ہمیشہ قاصر رہی ہے۔ یہ بات بھی بیان ہو چکی کہ میثاق مدینہ پہلی تحریری دستاویز تھی جس میں قیام امن کے لیے تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی اور امن وامان کے فروغ دینے کی غرض سے آرٹیکل کے حساب سے بحث کو شامل کیا گیا۔

دین اسلام کی سربلندی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اردگرد کی حکومتوں اور مختلف قبائل سے بڑی حکمت اور دانش مندی کے ساتھ روابط قائم کئے۔ ایسے کاموں کے لیے بڑی سیاسی حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مخاطب کے حالات اور

---

(1) أبو عبيد القاسم بن سلام، كتاب الأموال، (263)، رقم الحديث: 518؛ حميد بن زنجويه، كتاب الأموال، (469/2)، رقم الحديث: 750؛ ابن هشام، السيرة النبوية، (34/3)، ابن كثير، البداية والنهاية، (225/3).

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

رجحانات کو دیکھنا قوت کو پہنچانا، توازن قوت کو سمجھنا، مخالف طاقتوں کے اثرات کا مطالعہ کرنا، شرائط کی وہ خاص لیکر تلاش کر لینا جہاں تک کسی قبیلے یا عنصر کو لایا جا سکتا ہو اور پھر نفسیاتی لحاظ سے گفت و شنید میں اثر پیدا کرنا، ایسے بے شمار لوازم پورے کرنے پڑتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ محسن انسانیت نے اس دائرہ کار میں جس درجے کی سیاسی بصیرت اور قائدانہ مہارت اور بلومیٹک قابلیت کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کی مثال کہیں نہیں مل سکتی[1]۔

اکثریتی جماعت کو آپ ﷺ نے مواخات کے ذریعے مستحکم کر دیا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اہل مدینہ کو بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے مسلم اور غیر مسلم کسی خاص نکتے پر متفق ہوتے، اہل مدینہ کے باہمی اختلافات کو بھی ہوا نہ ملتی اور بیرون مدینہ کے لوگ بھی مدینہ پر حملہ کرنے کی جرات نہ کرتے۔ آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں اختلافات کی چپقلش بہت زیادہ عام تھی مختلف قبائل آباد تھے یہود اوس اور خزرج کے درمیان مستقل اور پائیدار امن نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں حالات میں یہود قبائل سے معاہدہ کیا جس کے اثرات درج ذیل ہیں:

1۔ میثاق مدینہ میں یہ قرار دیا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور ہر انفرادی اور اجتماعی معاملے میں بطور ثالث نبی اکرم ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ یوں رسول اللہ ﷺ کو بطور مقتدرِ اعلیٰ تسلیم کر لیا گیا۔

2۔ رسول اللہ کو دستور دہندہ قرار دے اس امر کا فیصلہ کر دیا گیا کہ اسلامی ریاست کے تمام شعبہ جات بشمول انتظامیہ، عدلیہ، مقننہ اور دفاع کے مقتدر اعلیٰ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں گے اور تمام معاملات میں آپ ﷺ ہی کے کلم کو حیثیت حاصل ہوگی۔

3۔ مہاجرین مکہ کے لیے وطن کا بندوبست ممکن ہوا۔

4۔ اپنے اور مقامی باشندوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا۔

5۔ شہر کی سیاسی تنظیم اور فوجی مداخلت کی صورت میں خارجی خطرات سے حفاظت اور اس کے دفاع کا اہتمام کیا گیا[2]۔

---

[1] نعیم صدیقی، ڈاکٹر، محسن انسانیت، الفیصل وناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور، (467)

[2] طاہر القادری، ڈاکٹر، محمد۔ میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ۔ لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، (56)

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

خلاصہ تحقیق

1۔ پیغمبرِ اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ وہ واحد معیار ہے جو اسلام کے ان آفاقی اصولوں کی عملی تعبیر و تشریح ہے۔

2۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات پاک کا ہر گوشہ نسل انسانی کے لیے اپنے اندر رہنمائی کے ان گنت پہلو رکھتا ہے۔

3۔ سیرتِ طیبہ کے دیگر گوشوں کی طرح آپ ﷺ کے غیر مسلموں سے معاہدات بھی قیامت تک کے مسلمانوں کو رہنمائی فراہم کرتے رہیں گے۔

4۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے قیام امن کے لیے جو اقدامات کیے ان میں میثاقِ مدینہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

5۔ میثاق مدینہ قیام امن کا دستور اولین ہے، جس میں بیان کیا گیا کہ امن و امان اور صلح و مصالحت پر یقین رکھنے والی تمام جماعتیں، فریق، گروہ اور قبائل امت واحدہ ہیں۔

6۔ اس معاہدے میں صلح و مصالحت اور امن و امان کی حوصلہ افزائی کے لیے تمام قبائل کا انفرادی طور پر نام ذکر کیے گئے۔

7۔ میثاقِ مدینہ میں مظلوم کی مدد کرنے، قیام امن کے فروغ، مذہبی آزادی، جان و مال کے تحفظ کے حقوق جیسے آرٹیکل شامل ہیں۔ اس معاہدے کے نتیجے میں مدینہ منورہ دار الامن بن گیا۔

8۔ اس معاہدہ سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عصر حاضر میں مسلمان اپنے سیاسی، معاشی، تہذیبی اور سماجی مسائل جنگ و جدل اور مخاصمت و عداوت کے ذریعے حل کرنے کی بجائے غیر مسلم ریاستوں سے باعزت انداز میں ڈپلومیسی اور معاہدات کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔

9۔ عصرِ حاضر میں جب کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے رہنمائی لے کر ہم دنیا کو اَمن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021

مصادر ومراجع

1. بخاری (194-256ھ)، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره. الجامع الصحیح. بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، 1411ھ/1981ء۔

2. حمید اللہ(2002ء)،ڈاکٹر محمد۔ عہد نبوی میں نظام حکمرانی۔ کراچی، پاکستان: اردو اکیڈمی، 1987ء۔

3. ابن زنجويه (م 251ھ)، ابو احمد حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الخرسان. الأموال. مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية، السعودية، 1406ھ.

4. الطبری (224-310ھ)، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد. تاريخ الأمم والملوك. بيروت، لبنان، دارالكتب العلميه، 1407ھ

5. ابن كثير (701-774ھ)، أبو الفداء عماد الدين إسماعيل بن عمر. البداية والنهاية (السيرة). بيروت، لبنان: مكتبة المعارف.

6. گلپ پاشا۔ محمد رسول اللہ ﷺ۔ کراچی، پاکستان: سٹیزن پبلشرز

7. محمد ثانی، ڈاکٹر، محسن انسانیت اور انسانی حقوق، کراچی، دارالاشاعت، 1999ء

8. نعیم صدیقی، ڈاکٹر، محسن انسانیت۔ الفیصل وناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور

9. ابن هشام (م 213ھ)، أبو محمد عبد الملك الحميري. السيرة النبوية. بيروت، لبنان: دارالجيل، 1411ھ

10. ہیکل، محمد حسنین۔ حیات محمد ﷺ۔ مترجم: ابویحیی امام خان، دہلی، ترکمان گیٹ، تاج کمپنی، 1988ء

11. Torandrae, Mohammad the man and his faith, new york, 1960

Submission:21/07/2021 Acceptance:20/08/2021 Published:27/12/2021